غور کیجیے

۸۔ آپ کار، بس اور ہوائی جہاز میں سے کس پر سفر کرنا پسند کرتے ہیں؟ اس پسندیدگی کی وجہ بھی بیان کریں۔

جواب: میں ہوائی جہاز میں سفر کرنا پسند کرتا ہوں کیونکہ ہوائی جہاز کا سفر جلد طے ہو جاتا ہے، وقت بچ جاتا ہے اور وقت دنیا کی سب سے قیمتی شے ہے۔ ہوائی جہاز کا سفر کار، بس کی نسبت آرام دہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں قدرت کے مناظر کو قریب سے دیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ ہوائی جہاز میں پوری دنیا بھی گھومی جا سکتی ہے جبکہ کار اور بس میں ایسا کرنا بہت مشکل ہے۔

عمل کیجیے

۹۔ کسی کتب خانے سے مزاحیہ شاعری کی کتاب لے کر اپنی پسند کی مزاحیہ نظم اپنے دوستوں کو سنائیں۔

جواب: **مزاحیہ نظم**

جو بھی ہو، کرے شوق سے، ہر کام نفافت
بدلے میں جسے دیں، کوئی انعام نفافت
لنگور نہیں میں نے تو منگوائے تھے انگور نفافت
الٹا ہی سمجھتا ہے تو، پیغام نفافت

سنتے ہیں کہ اب، ایسی بھی ممکن ہے سجاوٹ
آلو ہی بھی صورت کا، بنے آم نفافت
نقصان کرے اب جو کوئی، آپ ہی اپنا
حالات کو بھی دے وہی، الزام نفافت

یہ گھوڑے کی دم سا، نہ بنا، بالوں کا انداز
چل ڈھونڈ لے جا کر، کوئی حجام نفافت
جواد، جو گپی ہے تو بن، ٹی-وی کا "اینکر"
گپ شپ کے بھی لے خوب، درم دام نفافت

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سبق نمبر20

ٹریفک کے اصول و آداب

مرکزی خیال

اردو کے استاد کی طرف سے ٹریفک کا مشاہدہ کرنے اور اپنے تاثرات لکھنے کا کام تفویض ہونے پر پانچ دوست ایک روزہ مشاہدے کے لیے نکلے۔ اس دوران انہوں نے کئی جگہوں کا رخ کیا جن میں جی نائن مرکز، شاہراہ سہروردی، آغا شاہی ایونیو، ایف نائن، پارلیمنٹ ہاؤس، آئی جے پی روڈ آئی ایٹ، فیض آباد چوک، فیصل ایونیو شامل ہیں۔ جہاں مختلف جگہوں پر مختلف قسم کی بدنظمی نظر آئی۔ مشاہدے کے بعد انہوں نے ٹریفک پولیس کے ایک افسر سے بات چیت بھی کی اور کم و بیش چار گھنٹے کے مشاہدے کے بعد انہوں نے سکول واپس آ کر اپنے مشاہدات اور تاثرات تحریر کر کے استاد صاحب کو جمع کروائے اور شاباش وصول کی۔

خلاصہ

اردو کے استاد صاحب نے اسلام آباد میں ٹریفک کا مشاہدہ کرنے اور اپنے تاثرات لکھنے کا کام سونپا۔ میں اپنے دوستوں اصغر، سلیم، شاہد اور تنویر کے ساتھ ایک روزہ ٹریفک مشاہدے کے لیے اسکول سے نکلا۔ سب سے پہلے ہم جی نائن گئے۔

جی نائن

ٹریفک پولیس کے دفتر کے پاس ہم نے دیکھا کہ سڑک کنارے کئی گاڑیاں غلط طریقے سے کھڑی کی گئی تھیں جس سے ٹریفک کی روانی میں خلل پڑ رہا تھا۔ پارکنگ ایریا میں کوئی ٹریفک اہلکار نظر نہیں آیا۔ اکثر موٹر سائیکل چلانے والے ہیلمٹ کے بغیر ڈرائیونگ کر رہے تھے۔ بہت کم ڈرائیور حضرات پیدل سڑک پار کرنے والوں کو راستہ دیتے تھے۔ بعض ڈرائیور تو لمبے ہارن بجا کر پیدل چلنے والوں کو پریشان کر رہے تھے۔ کئی ڈرائیوروں نے تو سیفٹی بیلٹ بھی نہیں باندھی ہوئی تھی۔

www.downloadclassnotes.com

شاہراہ سہروردی

شاہراہ سہروردی پر حالات قدرے بہتر نظر آئے۔ موٹر سائیکل چلانے والے انتہائی بائیں لین استعمال کر رہے تھے۔ لوگ ٹریفک اشاروں کی پابندی کر رہے تھے۔ البتہ زیبرا کراسنگ استعمال کرنے والوں کو کسی قدر پریشانی کا سامنا تھا۔

آغا شاہی ایونیو، ایف نائن

آغا شاہی ایونیو ایف نائن چوک پر ٹریفک تین قطاروں میں کھڑی ہونے کی بجائے پانچ لائینوں میں کھڑی تھی۔ ایک موٹر سائیکل والے نے اشارہ توڑا تو دو تین نے اس کی تقلید کی۔

پارلیمنٹ ہاؤس

پارلیمنٹ ہاؤس جاتے ہوئے لوگ غلط سمت سے بھی دوسری گاڑیوں کو کراس کر رہے تھے۔ تاہم اس سڑک پر مقابلتاً ٹریفک کی روانی ٹھیک تھی اور مجموعی طور پر لوگ ٹریفک کے اصول و ضوابط پر عمل کر رہے تھے۔

آئی جے پی روڈ، آئی ایٹ

آئی جے پی چوک پر ٹریفک کی صورت حال انتہائی گھمبیر تھی۔ بھاری ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے چھوٹی گاڑیوں والے ہارن کا بے دریغ استعمال کر رہے تھے۔ اشارہ بند ہونے کے باوجود کچھ گاڑیاں ضرور اپنا سفر جاری رکھتی تھیں۔

فیض آباد چوک

فیض آباد چوک پر ٹریفک کا برا حال تھا۔ اگرچہ سڑک انتہائی کشادہ تھی لیکن سڑک کے دونوں جانب ٹھیلے والے براجمان تھے اور بڑے اعتماد کے ساتھ اپنا سامان فروخت کر رہے تھے۔ ان کے آگے سڑک پر کچھ لوگوں نے گاڑیاں پارک کی ہوئی تھیں، جس کی وجہ سے ٹریفک کی روانی برے طریقے سے متاثر ہو رہی تھی۔

فیصل ایونیو

فیصل ایونیو پر ٹریفک کی روانی شاندار تھی۔ لوگ اپنی اپنی لین میں گاڑیاں چلا رہے تھے۔ یہاں ہارن کی آوازیں بھی شاذونادر ہی سنائی دیں۔ وہاں چند گاڑیاں بھی رکی دکھائی دیں جو غالباً تیز رفتاری کے باعث چالان کا سامنا کر رہی تھیں۔

کم و بیش چار گھنٹے کے مشاہدے کے بعد اسکول واپس آ کر اپنے مشاہدات اور تاثرات تحریر کر کے استاد صاحب کو جمع کروائے اور شاباش وصول کی۔ ہمیں ٹریفک پولیس کے اہلکاروں کی مشکلات کا اندازہ بھی ہوا۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

- **کیا آپ سکول آنے جانے کے لیے گاڑی استعمال کرتے ہیں؟**

جواب: جی ہاں! ہم سکول آنے جانے کے لیے گاڑی استعمال کرتے ہیں۔

- **آپ کے مشاہدے کے لحاظ سے کیا لوگ ٹریفک قوانین پر عمل کرتے ہیں؟**

جواب: جی نہیں! میرے مشاہدے کے لحاظ سے لوگ ٹریفک قوانین پر عمل نہیں کرتے۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زیبرا کراسنگ	پیدل چلنے والوں کے لیے سڑک عبور کرنے کی جگہ۔	اصول و ضوابط	قانون، قاعدے
سرزنش کرنا	ڈانٹنا	نازیبا	نامناسب
تفویض کرنا	ذمہ داری سونپنا	گھمبیر	پیچیدہ
روانی	بہاؤ	شاذونادر	بہت کم، کبھی کبھار

پڑھنے کے دوران

○ **ڈرائیور کے لئے ہیلمٹ اور سیفٹی بیلٹ کیوں ضروری ہے؟**

جواب: ڈرائیور کے لئے ہیلمٹ اور سیفٹی بیلٹ اسلئے ضروری ہے کہ حادثہ کی صورت میں ڈرائیوروں اور مسافروں کی جانیں محفوظ رہیں۔

○ **ہارن کا بے دریغ استعمال کس کا باعث بنتا ہے؟**

جواب: ہارن کا بے دریغ استعمال شور کی آلودگی کا سبب بنتا ہے جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور اُنکی قوت سماعت پر برا اثر پڑتا ہے۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

۱۔ **دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔**

(الف) **رنگ برنگے پھول کھلنے کی کیا وجہ تھی؟**

جواب: رنگ برنگے پھول کھلنے کی وجہ بہار کا موسم تھا۔

(ب) **سب سے پہلے کس ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کا ذکر ہے؟**

جواب: سب سے پہلے سڑک کنارے گاڑیاں غلط طریقے سے کھڑی کرنے کے ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کا ذکر ہے۔

(ج) **پیدل چلنے والوں کو کیسے پریشان کیا جا رہا تھا؟**

جواب: لمبے ہارن بجا کر اور زیبرا کراسنگ پر گاڑیاں کھڑی کر کے پیدل چلنے والوں کو پریشان کیا جا رہا تھا۔

(د) **ٹریفک کی گھمبیر صورت حال کہاں دیکھی گئی؟**

جواب: آئی جے پی روڈ آئی ایٹ پر ٹریفک کی گھمبیر صورت حال دیکھی گئی۔

(ہ) **اسلام آباد میں ٹریفک کی مجموعی صورت حال کو کیسا قرار دیا گیا؟**

جواب: اسلام آباد میں ٹریفک کی مجموعی صورت حال کو تسلی بخش قرار دیا گیا۔

(و) **ٹریفک پولیس تعلیمی اداروں میں کیوں جاتی ہے؟**

جواب: ٹریفک پولیس تعلیمی اداروں میں جا کر طلبہ و طالبات کو ٹریفک کے اصول و آداب سکھاتی ہے، مہلک حادثات کی تفصیل اور وجوہات و اثرات سے بھی آگاہ کرتی ہے۔

۲۔ **سبق کے مطابق درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔**

(پریشانی، روانی، کاوش، گھنٹوں، نوجوانوں، مشاہدہ)

○ مختلف مقامات پر جا کر ٹریفک کا **مشاہدہ** کیا گیا۔

○ بعض **نوجوانوں** نے ہیلمٹ اتار کر ہینڈل پر لٹکایا ہوا تھا۔

○ زیبرا کراسنگ استعمال کرنے والوں کو **پریشانی** کا سامنا تھا۔

○ فیصل ایونیو پر ٹریفک کی **روانی** شاندار تھی۔

○ اساتذہ کرام نے ہماری **کاوش** کو سراہا۔

○ کم و بیش چار **گھنٹوں** تک ٹریفک کا مشاہدہ کیا گیا۔

سنیے اور بولیے

۳۔ **کیا آپ ٹریفک قوانین پر عمل کرتے ہیں؟**

جواب: جی ہاں! میں ٹریفک قوانین پر عمل کرتا ہوں۔

۴۔ **کلاس میں ٹریفک حادثات کے حوالے سے بات چیت کریں۔ وہ وجوہات بیان کریں جن کی وجہ سے لوگ ٹریفک قوانین پر عمل نہیں کرتے۔**

جواب: **ٹریفک حادثات کا سبب**

اچانک گاڑی کا ٹائر پھٹ جانا، بریک فیل ہو جانا، ڈرائیور کی اچانک طبیعت بگڑ جانا، گاڑی کی بروقت مرمت نہ کرانا، نشے یا پریشانی کی حالت میں گاڑی چلانا، زیادہ دھند میں گاڑی چلانا، ایک پہیے پر موٹر سائیکل چلانا، تیز رفتاری، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی جلدی کرنا، گاڑیوں کا آپس میں کسی مقام پر جلدی پہنچنے کے لیے شرط لگانا ٹریفک حادثات کا سبب ہے۔

www.downloadclassnotes.com

ٹریفک قوانین پر عمل نہ کرنے کی وجوہات

جن وجوہات کی وجہ سے لوگ ٹریفک قوانین پر عمل نہیں کرتے، ان میں ضرورت سے زیادہ اعتماد، ٹریفک اصول وقوانین کو خاطر میں نہ لانا، ٹریفک قوانین کا علم نہ ہونا، اثر ورسوخ استعمال کرنا ہے۔

سوچیے اور لکھیے

۵۔ درج ذیل محاورات کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

جواب: کم از کم رفتار 20 ہے۔ پارکنگ کرنا منع ہے۔
رک جائیں، ٹھہر جائیں۔ دائیں مڑنا منع ہے۔
یوٹرن لینا منع ہے، واپس مڑنا منع ہے۔
آگے سڑک بند ہے۔ داخلہ ممنوع ہے۔
راستہ دائیں طرف مڑ رہا ہے۔
راستہ بائیں طرف مڑ رہا ہے۔

۶۔ درج ذیل کی تلخیص کیجیے۔

انسان اپنے علم، تجربے اور مشاہدے سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ قدرت کے نظام میں کارفرما نظم وضبط غور کرنے کی چیز ہے۔ قدرت کے نظام میں بدنظمی کا مطلب دنیا کی تباہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ سیارے اپنے اپنے مداروں پر رواں ہیں، موسموں کے تغیر وتبدل اپنے خاص مہینوں کا انتظار کرتے ہیں۔ موسم گرما اچانک دسمبر یا سخت سردی جون میں کبھی نہیں پڑتی۔ سورج کا طلوع وغروب نہ صرف اپنے وقت پر ہوتا ہے بلکہ سمتوں میں بھی کبھی ادل بدل نہیں ہوتا۔ یہ نظام ہم انسانوں نظم وضبط کے حوالے سے غور وفکر کی دعوت دیتا ہے انسان پر لازم ہے کہ قدرت کے اس نظم وضبط کو سمجھے، اسے سراہے اور قدرت کے اس نظم وضبط کو اپنی زندگی کے لیے مثال بنائے، جو اس سے بغاوت کرے گا، اس کی اپنی زندگی کا نظام درہم برہم ہی رہے گا۔

جواب: تلخیص

انسان اپنے علم، تجربے اور مشاہدے سے بہت کچھ سیکھتا ہے قدرت کے نظام میں بدنظمی کا مطلب تباہی ہے سیاروں کا اپنے اپنے جداروں میں گھومنا موسموں کا تغیر وتبدل، سورج کا وقت پر طلوع وغروف ہمیں غور روفکر کی دعوت دیتا ہے اور قدرت کے نظم وضبط کو اپنے لئے مثال بناتے۔

زبان سیکھیے

۷۔ درج ذیل سابقوں سے تین تین الفاظ بنائیں۔

لا	لاحاصل	لازیب	لازوال
نا	نالائق	نااہل	نادان
ان	ان پڑھ	ان گنت	انمول

۸۔ درج ذیل لاحقوں سے تین تین الفاظ بنائیں۔

کش	محنت کش	مزدور کش	
زار	سبزہ زار	چمن زار	ریگ زار
مند	صحت مند	دردمند	دولت مند

۹۔ درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے بنائیں تاکہ تذکیر وتانیث واضح ہو جائے۔

جواب:

الفاظ	جملے
مشاہدہ	قرآن پاک میں بار بار مشاہدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
سبزہ	شہر کی نسبت گاؤں میں زیادہ سبزہ ہوتا ہے۔
موسم	بہار کا موسم بہت خوشگوار ہوتا ہے۔
سمت	وکلاء سپریم کورٹ کی مخالف سمت میں جا رہے تھے۔
صورتحال	ٹریفک کی صورتحال انتہائی گھمبیر تھی۔
گاڑی	سڑک کنارے کئی گاڑیاں غلط طریقے سے کھڑی کی گئی تھیں۔

www.downloadclassnotes.com

اصول	ڈرائیونگ کے اصول وضوابط کو ذہن نشین کر لینا چاہیے۔

عمل کیجیے

۱۰۔ **کمرۂ جماعت میں ایسا چارٹ تیار کر کے آویزاں کریں جس پر ٹریفک کے اصول و آداب لکھے ہوں سب سے بہترین چارٹ بنانے والے طالب علم کو خصوصی شاباش دی جائے گی۔**

جواب:

ٹریفک کے قوانین

1- گاڑیوں کو پارکنگ میں پارک کریں۔
2- اوور سپیڈ نہ کریں۔
3- زیبرا کراسنگ کے اوپر گاڑی نہ چلائیں۔
4- ریڑھیاں لگا کر سڑک کو تنگ نہ کریں۔
5- پیدل چلنے والے زیبرا کراسنگ کو استعمال کریں۔

۱۱۔ **درج ذیل ٹریفک اشارات کے سامنے دی گئی جگہ پر ان کا مطلب انٹرنیٹ کی مدد سے لکھیں۔**

جواب:

گول چکر	سڑک پر کام ہو رہا ہے

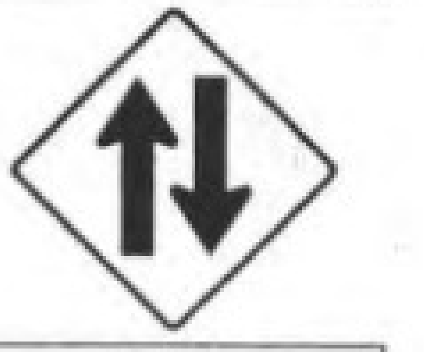

دو سری ٹریفک

جائزہ نمبر ۴

تفہیم:

۱۔ **درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔**

انسان کا زمانہ قدیم سے یہ خیال رہا ہے کہ علم، دوست سے بہتر ہے۔ علم والوں کے لیے یہ خیال بہت گہرا بابرکت اور درست بھی ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ میں علم کے ذریعے قوموں کی ترقی اور تنزلی کے راز اور اسباب جان سکوں، اچھے شعر میں وہی لذت پاؤں، جو شاعر نے حاصل کی تھی۔ اس شعر کے تمام پہلو جنھیں پیش نظر رکھ کر شاعر نے لکھا تھا، انھیں اپنے احاطہ علم میں لے آؤں۔ انسان یہ بھی چاہتا ہے کہ میں چیزوں کی تہہ تک پہنچوں سمندر کی گہرائیوں میں کیا ہے اور آسمان کی بلندیوں میں قدرت نے کتنے بھید چھپا رکھے ہیں وہ سب پالوں۔ یہ سب کچھ ممکن تو ہے مگر ایسی فتوحات کے لیے ضروری ہے کہ علم کی خاطر ہم بے خواب راتیں گزاریں، دن کو سخت محنت کریں، بہت ستانے والی غریبی کو برداشت کریں، حوصلہ ڈھانے والے حالات سے نہ گھبرائیں۔ اہل علم کہتے ہیں کہ علم داناؤں سے سیکھو کیوں کہ وہ جو کچھ سنتے ہیں اس میں سے کام کی باتیں لکھ لیتے ہیں جو کچھ وہ لکھتے ہیں اس میں سے کام کی باتیں یاد کر لیتے ہیں اور جو باتیں انھیں یاد ہوتی ہیں پھر وہی باتیں ان کے منہ سے پھول بن کر جھڑتی ہیں۔

سوالات

(الف) علم کے بارے میں انسان کو زمانہ قدیم سے کیا خیال رہا ہے؟

جواب: انسان کا زمانہ قدیم سے یہ خیال رہا ہے کہ علم دوست سے بہتر ہے۔

(ب) علم کے ذریعے کس طرح کی فتوحات ممکن ہیں؟

جواب: علم کے ذریعے قوموں کی ترقی، تنزلی کے راز اور اسباب جاننا، اچھے شعر کی لذت حاصل کرنا، چیزوں کی تہہ تک پہنچنا، سمندر کی گہرائیوں کو کھوجنا اور آسمان کی بلندیوں میں چھپے بھید پا لینا جیسی فتوحات ممکن ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

(ج) علم حاصل کرنے کے لیے کس قسم کی مشکلات برداشت کرنا پڑتی ہیں؟

جواب: علم حاصل کرنے کے لئے بے خواب راتیں گزاریں، دن کو سخت محنت کریں، بہت ستانے والی غریبی کو برداشت کریں حوصلہ ڈھانے والے حالات سے نہ گھبرائیں۔

(د) اہل علم علم سیکھنے کے حوالے سے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اہل علم کہتے ہیں علم داناؤں سے سیکھو کہ وہ جو کچھ سنتے ہیں اس میں سے کام کی باتیں لکھ لیتے ہیں جو لکھتے ہیں اس میں سے کام کی باتیں یاد کر لیتے ہیں اور جو انہیں یاد ہوتی ہیں وہی انکے منہ سے پھول بن کر جھڑتی ہیں۔

(ہ) علم کی اہمیت کے بارے میں آپ اپنی رائے تحریر کریں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا، واقفیت رکھنا، معلومات ہونا، کسی چیز کے بارے میں ذہن میں محفوظ معلومات کا ذخیرہ علم کہلاتا ہے۔ اسی طرح علم ایک ذہنی عمل ہے۔ علم کسی شخص میں پائی جانے والی صفت ہے جس کے ذریعے سے اسے کسی چیز کے بارے میں مکمل سمجھ حاصل ہو جاتی ہے۔ زمانہ قدیم سے انسان کے خیال میں علم دولت سے بہتر ہے اس لیے اہل علم کہتے ہیں کہ علم سے گہری محبت رکھو وہ تمہیں غریبی میں معزز بنا دے گا۔ علم کی بدولت ہی تم بڑے بڑے مورخوں، مصنفوں، عالموں اور فلاسفروں سے ہم کلام ہو سکو گے۔

۲۔ درج ذیل اشعار پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی
اڑنے چگنے میں دن گزارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک
ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا
سن کر بلبل کی آہ و زاری
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل
چمکا کے مجھے دیا بنایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

علامہ محمد اقبال

سوالات

(الف) بلبل کیوں اداس تھا؟

جواب: بلبل اس لئے اُداس تھا کہ رات سر پر آگئی ہے اس نے اڑنے چگنے میں دن گزار دیا ہے اب اندھیرے کی وجہ سے اپنے گھونسلے تک کیسے پہنچے۔

(ب) جگنو نے بلبل کی کیا باتیں سنیں؟

جواب: جگنوں نے بلبل کی آہ وزاری سنی۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے جگنو کو کیا خوبی عطا کی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جگنو کو دیا بنایا ہے جو رات کو چمکتا ہے۔

(د) دنیا میں اچھے لوگوں کی کیا نشانی ہے؟

جواب: دنیا میں اچھے لوگ وہ ہیں جو دوسروں کے کام آتے ہیں۔

۳۔ "والدین کا احترام" پہ ہر طالب علم درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔

جواب: **والدین کا احترام**

اولاد کا فرض ہے کہ وہ خلاف شرع کاموں کے سوا ہر بات میں والدین کی اطاعت کریں۔ شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: تین قسم کے آدمی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ ان میں سے ایک وہ ہیں جو ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اولاد کو چاہیے کہ وہ جب جوانی کی عمر کو پہنچیں اور والدین کا شباب ڈھل جائے تو انہیں نیک بدلہ دینے کی کوشش کریں۔ قرآن کہتا ہے۔

"اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے آگے اف بھی نہ کرو۔"

حکم الٰہی ہے:

''جو مال بھی تم خرچ کرو۔ اس کے اول حقدار والدین ہیں۔''

۴۔ تمام طلبہ درج ذیل اشعار سنائیں۔

کھلا ہے جھوٹ کا بازار ، آؤ سچ بولیں
نہ ہو بلا سے خریدار ، آؤ سچ بولیں
سکوت چھایا ہے ، انسانیت کی قدروں پر
یہی ہے موقع اظہار ، آؤ سچ بولیں
ہمیں گواہ بنایا ہے ، وقت نے اپنا
بنام عظمت کردار ، آؤ سچ بولیں
سنا ہے وقت کا حاکم ، بڑا ہی منصف ہے
پکار کر سر دربار ، آؤ سچ بولیں

۵۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

ضامن، پیکر، بقا، نصیحت، ذلت

الفاظ	جملے
ضامن	صفائی ستھرائی اچھی صحت کی ضامن ہے۔
پیکر	حضور ﷺ صبر و استقامت کے پیکر تھے۔
بقا	ہمیں انسانیت کی بقا کے لیے تگ و دو کرنی چاہیے۔
نصیحت	جو نصیحت پر عمل کرے گا وہ فائدہ اٹھائے گا۔
ذلت	اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت دیتا ہے، جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔

۶۔ درج ذیل پیراگراف کو درست تلفظ سے پڑھیں۔

ہمدردی انسانی فطرت ہے۔ یہ جذبہ عالمِ حیوانات میں نہیں پایا جاتا اور یہ جذبہ انسان کو جانور سے ممتاز کر کے اشرف المخلوقات بناتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مسجودِ ملائک بنایا اس لیے کہ وہ اپنے جیسے انسانوں کے دردِ دل کی دوا کرے۔ ایک انسان کے دل میں ہمدردی صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ اللہ کی ہر مخلوق کے لیے ہونی چاہیے، لیکن افسوس کہ آج ہم اس جذبے کو بھولتے جا رہے ہیں۔

۷۔ اپنے دوست / سہیلی کے نام اُس کے والدہ کی بیمارپرسی کا خط تحریر کریں۔

اسلام آباد

۲۲ اپریل ۲۰۲۰ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ پچھلے خط میں آپ نے والدہ کی بیماری کا تذکرہ کیا۔ آپ کی والدہ کی بیماری کی خبر سن کر بہت پریشان ہوا۔ والدہ ہی تو وہ ہستی ہوتی ہیں جنہوں نے تمام بہن بھائیوں اور گھر کے افراد کو منظم طریقے سے آپس میں جوڑ رکھا ہوتا ہے۔ والدہ ہی افرادِ خانہ کی ضروریات کا خیال رکھتی ہیں۔ اپنی والدہ کو کسی اچھے طبیب کو ضرور چیک کروائیں اور ایک پرہیز سو علاج سے بہتر ہے، ضرور یاد رکھیں تاکہ انہیں جلد شفا نصیب ہو۔ والدہ کی خوب خدمت کریں۔ انہیں ادویات وقت پر دیں۔ میں ان کی عیادت کے لیے جلد آؤں گا۔ ان کی صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں۔ چھوٹے بہن بھائیوں کو سلام۔

والسلام

آپ کا دوست

ا۔ ب۔ ج

۸۔ آپ کو اسکول آتے ہوئے جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے بارے میں بتائیں۔

جواب: میرا اسکول گاؤں سے دور ہے، میں سکول جانے آنے میں کافی تھک جاتا ہوں۔ گرمیوں میں دھوپ کی تپش بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ آندھی آجائے یا تیز ہوا چلے تو میں مٹی سے گرد آلود ہو جاتا ہوں۔ بڑ ہائی وے پر ٹریفک جام ہو یا بھیڑ ہو تو سکول جانے اور گھر آنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ شور کی آلودگی بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

دعا

شاعر کا تعارف

پروفیسر ڈاکٹر شریف احمد المعروف عاصی کرنالی اردو زبان کے مشہور نثر نگار، غزل گو، نعت گو، شاعر، محقق اور مصنف تھے۔ مجموعی طور پر ۱۹ کتب تصنیف کیں جن میں ۱۱ شعری مجموعہ جات ہیں۔ مجموعہ ہائے نعت ''نعتوں کے گلاب'' کو صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

مرکزی خیال

نظم دعا میں شاعر اللہ تعالیٰ سے اپنے وطن کے رنگ برنگے

اور شاداب و آباد ہونے کی دعا مانگتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے وطن کی فضا مہکتی ہو اور میرے وطن کی ترقی کی رفتار بہتے پانی کی مانند تیز ہو۔

خلاصہ

شاعر نے نظم دعا میں اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میرے وطن کے باغ چاند جیسے اور کہکشاں ستاروں کے جھرمٹ جیسی ہو۔ گویا کہ میرا وطن آسمان جیسا ہو۔ وطن کا ذرہ ذرہ رنگین اور سرسبز و شاداب ہو۔ وطن میں صبح کی طرح کا اجالا ہو اور ہوائیں یوں چلیں جیسا کہ باغ میں چلتی ہیں۔ وطن اس حد تک روشن ہو کہ اس کی روشنی سے پوری دنیا روشن ہو جائے۔ مسافروں کے لیے منزل کو پہنچنا اتنا ہی آسان ہو جتنی آسانی سے دریا کی لہر اس کے کنارے کو چھوتی ہے۔ بہتے ہوئے پانی کی مانند ہماری رفتار تیز ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی ہمت دے کہ ہم اس کی حفاظت دل و جان سے کریں۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔

چمن ہوں چاند جیسے، کھیتیاں ہوں کہکشاں جیسی
زمیں اپنے وطن کی ہو، الٰہی! آسماں جیسی

حوالہ متن: **نظم کا نام:** دعا

شاعر کا نام: عاصی کرنالی

تشریح: پہلے شعر میں شاعر دعا مانگتا ہے کہ میرے وطن کے باغ چاند کی طرح چمکتے ہوں۔ کھیتیاں ستاروں کے جھرمٹ کی طرح بھری پڑی ہوں گویا کہ میرے وطن کی زمین آسمان جیسی ہو۔

شعر نمبر ۲۔

وطن کا ذرہ ذرہ رنگ و شادابی کی دنیا ہو
اجالا ہو سحر جیسا، فضا ہو گلستاں جیسی

حوالہ متن: **نظم کا نام:** دعا

شاعر کا نام: عاصی کرنالی

تشریح: دوسرے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کا ہر ہر ذرہ رنگین ہو، شاداب ہو اور آباد ہو۔ وطن میں صبح کی طرح ہر طرف روشنی ہی روشنی ہو اور میرے وطن میں ہوائیں یوں چلتی ہوں جیسے باغ میں تیز اور ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔

شعر نمبر ۳۔

وطن کی روشنی سے ساری دنیا جگمگا اٹھے
چمک ہو اس کی پیشانی پہ، مہر ضوفشاں جیسی

حوالہ متن: **نظم کا نام:** دعا

شاعر کا نام: عاصی کرنالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن میں اس قدر روشنی ہو کہ اس کی روشنی پوری دنیا کو روشن کر دے۔ اس کی پیشانی اس قدر چمکدار ہو جیسے سونے کے سکے کی روشنی چمکدار ہوتی ہے۔

شعر نمبر ۴۔

مسافر یوں چھوئیں منزل کو، جیسے موج ساحل کو
ہمارے پاؤں کی رفتار ہو آب رواں جیسی

حوالہ متن: **نظم کا نام:** دعا

شاعر کا نام: عاصی کرنالی

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن کے مسافر کے لیے منزل کا حصول اتنا تیز اور آسان ہو جیسے کہ دریا کی لہر تیزی سے اس کے کنارے کو چھو لیتی ہے۔ پاؤں کی رفتار سے مراد ترقی کا سفر ہے یعنی ترقی کا سفر بہتے پانی کی مانند تیز ہو۔

شعر نمبر ۵۔

وہ ہمت دے، کریں اس کی حفاظت ہم دل و جاں سے
یہ خطہ ہم کو دل جیسا، یہ دھرتی ہم کو جاں جیسی

حوالہ متن: **نظم کا نام:** دعا

شاعر کا نام: عاصی کرنالی

تشریح: آخری شعر میں شاعر کہتا ہے کہ الٰہی ہمیں ہمت عطا کر، طاقت عطا کر کہ اپنے ملک کی خوب حفاظت کر سکیں کیونکہ ہمارے وطن کا یہ ٹکڑا ہمیں دل کی طرح عزیز اور اس کی زمین ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔ یہ وطن ہے تو ہم ہیں، اگر خدانخواستہ وطن ہی نہ رہا تو اس کے باشندے اور جو کچھ اس میں ہے سب غیروں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اندرونی و بیرونی سازشوں، بری گھڑی اور غلامی کی لعنت سے بچائے۔ آمین!

www.downloadclassnotes.com